

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشارات

الحمد لله العلی العظیم والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم

ترجمان القرآن کی اشاعت کو اب پورے تین سال گزر چکے ہیں۔ اور محرم ۱۳۵۵ھ سے اس کی زندگی کا چوتھا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جو انعامات ہوئے ہیں ان کا شکر بجا لانا میل بیلا فرض ہے۔ اول تو یہی احسان کیا کم ہے کہ ایک حقیر گنہگار بندے کو دین حق کی خدمت کے لیے منتخب فرمایا گیا، حالانکہ اگر انتخاب کا مدار علم، تقویٰ، اخلاص اور کمالات ظاہری و باطنی پر ہوتا تو شاہدین آخری شخص ہوتا جس کی طرف نگاہ انتخاب مائل ہوتی پھر اس پر مزید احسان یہ ہے کہ میری تمام کوتاہیوں کی تلافی اپنے فضل و انعام سے کی گئی ہے علم تھا، تو علم عطا کیا گیا، نادان تھا، راہ تھا، راہ راست کی طرف ہدایت بخشی گئی۔ کمزور اور پست بہت تھا، صبر و ثبات اور استقامت کی توفیق دیجیسی، بے سرو سامان اور بے یار و مددگار تھا، خزانہ غیب سے ہر ہر قدم پر سر و سامان بہم پہنچایا گیا، اور مشکل کو ایسے ایسے طریقوں سے آسان کیا گیا کہ میری فکر و تدبیر کا اس میں کچھ بھی دخل نہ تھا۔ یہ تو وہ احسانات ہیں جن کو میں جانتا ہوں، اور ان کا بھی پورا پورا شکر ادا کرنا میری قدرتا

سے باہر ہے۔ رہے وہ بے شمار احسانات جن کی مجھ کو خبر تک نہیں، تو ان کا شکر کیسے بجالاؤں۔ پھر اس کے اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ

شکر نعمتہائے تو چند انکو نعمتہائے تو

مگر حق تعالیٰ اپنے فضل و احسان میں جیسا نیا ض ہے، یہ بندہ اس سے فضل و احسان طلب میں ویسا ہی حریص ہے۔ اس نے جو کچھ دیا ہے اس پر شکر ضرور ہے، مگر قناعت نہیں۔ خدا کے نفا میں قناعت کیسی ہے اس کو اپنے فنا پر ناز ہے تو بندے کو بھی اپنے فقر پر ناز ہے۔ اس کا فیض بے پایا ہے تو بندے کی احتیاج بھی بے پایا ہے۔ وہ دینے سے نہیں ٹھکتا تو بندہ مانگنے سے کیوں تھکے؟ اور اس سے نہ مانگے تو پھر کس سے مانگے؟ میں علم کا پیاسا ہوں، اور اس پیاس کو بھانے والا اس کے سوا کوئی نہیں۔ میری عقل و فہم میں ہزاروں کوتاہیاں ہیں اور ان کو دور کرنے والا اگر کوئی ہے تو وہی ہے۔ میرا دل بے چین ہے، میری روح مضطرب ہے، میرا دلخ سکون سے محروم ہے، خدا ہی ہے جو اس بیماری کا مداوا کر سکتا ہے۔ میں گھٹا ہوں میں گھرا ہوا ہوں، میرے عمل میں لاکھوں خامیاں ہیں میری فطرت کی کمزوریاں قدم قدم پر مرضات الہی کے اتباع سے مچھکے روکتی ہیں۔ خدا کے سوا کوئی نہیں جو میرے ان عیوب کی اصلاح کرے اور عمل صلاح کی توفیق بخشنے میں اس سے خلوص نیت کا طلب گار ہوں۔ صحت فکر اور سدا نظر مانگتا ہوں۔ اے حب فی اللہ واللہ فی اللہ کی توفیق چاہتا ہوں میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے بندوں سے بے نیاز کر کے صرف اپنا نیاز مند بنا دے، محبت اور خوف اور طبع کا تعلق سب سے توڑ کر صرف اپنے ساتھ چڑھے، اور اتنی قوت و طاقت عطا فرمائے کہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں اپنے دل کے سب جو صلے نکال سکوں۔ وَاذْخُرْنَا رَبِّي عَسَىٰ اَنْ لَّا كُوْنَنَّ يَدُ عَاوِدٍ فِيَّ شَقِيًّا۔

۱۰ گزشتہ میں میری صحت کی خرابی اس حد تک پہنچ گئی کہ مجبوراً رسالہ کی اشاعت لتوی کرنی پڑی۔ اگرچہ یہ التوا مجھ کو بھی ناگوار ہوا، اور ترجمان القرآن کے ان ناظرین کو بھی ناگوار ہوا جو گاہری دلچسپی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتے ہیں، لیکن حالات کچھ ایسے تھے کہ اشاعت روکنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا یہ رسالہ جس معیار پر مرتب کیا جا رہا ہے اس کو برقرار رکھنا اور جو مقصد اس کے پیش نظر ہے اس کو پورا کرنا ایک تنہا انسان کے بس کا کام نہیں۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ اہل علم اور اہل درد و اصحاب کی ایک اچھی خاصی جماعت مسائل کی تحقیق اور معنائیں کی تحریر میں مدد دینے والی ہو۔ مگر یہاں حال یہ ہے کہ جماعت تو درکنار ایک شخص بھی مستقل طور پر میری مدد کرنے والا نہیں ہے کسی اشاعت کی وجہ سے رسالہ کی مالی حالت ایسی نہیں کہ کوئی مددگار رکھا جاسکے اور بدستی سے رسالے کے قلمی معاونین کا حلقہ بھی تنگ ہے تنہا میری ذات پر رسالہ کی ادارت کا پورا بار پڑ گیا ہے مسلسل تین سال سے اس محنت و کوشش کو برداشت کر رہا ہوں اور اس مدت میں ایک دن بھی مجھ کو آرام نصیب نہیں ہوا ہے۔ ایک انسان زیادہ سے زیادہ جتنا کام کر سکتا ہے وہ اب تک میں نے کیا اور انشاء اللہ زندہ بھی کرونگا، اگر اتنی محسوس کر رہا ہوں کہ میرے دل اور دماغ کی تمام قوتیں جواب دے رہی ہیں۔ گزشتہ مہینہ یہ کیفیت اتنی بڑھ گئی تھی کہ مجبوراً مجھ کو بالکل کام چھوڑ دینا پڑا۔ اب پھر اپنے اندر کچھ قوت پاتا ہوں، اور اللہ کی مدد کے بھروسہ پر کام شروع کر دیا ہے۔ اگر بارگاہ خداوندی میں یہ کام مقبول ہے تو یقیناً اس کو جاری رکھنے کے لیے وہیں سے کوئی انتظام ہو جائے گا۔ **إِن أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔** **وَأَنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ** ۱۰

پچھلے دنوں تبدیل آب و ہوا کے لیے بیدار اور اس کے نواحی میں جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ شہر تقریباً دو سو برس تک اسلامی تمدن و تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ بڑے بڑے علماء، صلحاء، سنیہ سالار